پ وفیسر ڈاکٹر سیدہ فلیحہ زہرا کا ،
صدر شعبہ فارسی، لاہور کالج . اے خواتین یونیورسٹی، لاہور

کشمیر کی ۔ ریخ ساز رزمیّہ مثنوی: شاھنامہ کشمیر

خلاصہ:

. صغیر پ حاکم ۔ ک ۔ ۃ ادحکمران فارسی ز. ن کی اہمیت سے بخوبی آشنا تھے۔ اسی لیے ان کے ایوانوں میں فارسی ز. ن وادب کی ۔ قی و ۔ ویج پ مسلسل کام ہو ۔ رہا۔ فارسی ز. ن نے . صغیر کے ہر طبقہ فکر پ گہرے ا ۃ ات مر ۔ . کئے حتیٰ کہ فارسی سیکھنے کے میدان میں ھندو اور سکھ مذھب کے پیروکار بھی کسی سے پیچھے نہ رہے۔ اُس دور میں فارسی ز. ن کو ایسا فروغ حاصل ہوا کہ سرزمین کشمیر کے مسلمان اور د مذاھب کے حکمران بھی اس کے فروغ کے لیے نہ صرف سعی کرنے لگے بلکہ انہوں نے سر. ایان ا یان کی ما اپنے ادوار کی ۔ ریخ کوز ۃ ہ ر ۔ کے لیے شاہنامہ فردوسی کی طرز پ شاہنامے لکھوائے، جس میں سے ا معروف رزمیہ مثنوی شاہنامہ کشمیر بہت مشہور ھوئی کیو اسے ا سکھ حکمران راجہ سکھ جیون نے اپنے دور کے معروف شعراء سے لکھوا ۔ جو کشمیر کی ۔ ر روایت کوز ۃ ہ ر ۔ میں ا زرّین . ب کی حیثیت ر ۔ ہے۔ اس مقالہ میں ہم قار و محققین کے لیے شاہنامہ کشمیر پ مختصر جامع جا ۃ ہ پیش کریں گے۔

اَ چہ غزنوی سلاطین ۔ ک ز. ن تھے لیکن فارسی ز. ن کی ادبی اور ثقافتی اہمیت سے بخوبی آگاہ تھے۔ اسلئے انہوں نے اپنے در. روں اور ایوانوں میں بصد شوق اس ز. ن

Scanned with OKEN Scanner

سے نہ صرف استفادہ کیا بلکہ اس کے فروغ کیلئے بھی کوشش جاری رکھیں۔ان کے دَور میں فارسی ز.ن سا کنین.صغیر کے درمیان اتنی گسترش اور فروغ حاصل کر چکی تھی کہ انہوں نے تمام جغرافیائی،قومی اور حتی مذہبی روایت کو بھی تہ و.لا کر کے رکھ دیا تھا۔یہاں- کہ ہر کس و.کس کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ اپنے خا. ان کی ارزش و مقام اور حتی اپنی قوم کی سربلندی کے حصول کے لئے فارسی ز.ن سیکھے اور اس ز.ن میں تکلم کی سعی کرے۔اس دور میں فارسی ز.ن و ادبیات ھندوستان میں بہت حد- رائج ہو چکی تھیں۔(آفتاب اصغر،-ریخ نویسی فارسی در ھندو پ کستان"،ص:5)یہاں- کہ ھندوستان پ تیموری خا. ان حاکم ہوا جو.ان کو اپنا اصلی وطن اور ا.انیوں کو اپنا دو - اور ھم ز.ن سمجھتے تھے اور ان کی تہذ.. وتمدن اختیار کر. اپنے لیے. ہ فخر سمجتے تھے۔(بہار"سبک شناسی"،ص:3356)۔-کوں کے در.ر میں فارسی بولنے والے مصنفین کی ا.. .ڑی تعداد موجود تھی۔فارسی گوی شعراء اور مشائخ .ڑی تعداد میں موجود ہوتے تھے۔حتی کہ-ریخ گواہ ہے کہ اکثر ان کی تعداد ا.ان میں ہم عصر .دشاہوں کے در.روں میں موجود ادیبوں کے.ا.ہوتی تھی۔(تفضلی،محمود"روابط ھندوا.ان"ص:59)

فارسی ز.ن نے نہ صرف ان.دشاہوں کے در.ر میں فروغ حاصل کیا بلکہ در.ری کی رسمی ز.ن کی حیثیت سے ہمیشہ اہل علم و فضل کی توجہ کا.. بنی(طاھرہ صدیقی"داستا نسرائی فارسی در شبہ قارہ"ص:1450)

عہد اکبری سے(999ھ)کشمیر نہ صرف بلحاظ سیاسی بلکہ تہذ.. وتمدن کے لحاظ سے بھی.صغیر پ ک و ہند کے عظیم تیموری.دشاہوں کی تہذ.. وتمدن کا مظہر بنَ.ی تھا۔

(آفتاب اصغر "ارمغان کشمیر"،ص:75)ان ۔دشاہوں کے توسط سے فارسی ز ۔ن و ادب نے کشمیر میں مکمل شہرت حاصل کر لی۔کیوں کہ فارسی کو شرفاء اپنا قیمتی سرمایہ شمار کرتے تھے۔اس لئے معاشرے کے مختلف طبقات اس ز ۔ن کو سیکھنے کے لئے سرَ م ہو گئے (محمود ھاشمی "تحول فارسی در شبہ قارہ،ص:"1)اس میدان میں نہ صرف مسلمان ۔دشاہ بلکہ دوسرے مذاہب کے پیروکار بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے۔وہ فارسی ز ۔ن میں تکلم اور فارسی میں درس و ۔ ریس کو اپنے لئے ۔ ۔ ش فخر سمجھتے تھے۔شاہان سرزمین ۔صغیر نہ صرف شعراء واد ۔ء فارسی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے بلکہ خود بھی فارسی ز ۔ن میں شعر کہا کرتے تھے۔فردوسی،حافظ،سعدی اور مولا ۔ کا کلام یہاں ز ۔ن زدہ عام تھا لیکن ا ۔ شاعر ایسا تھا جس کے کلام کو خاص اہمیت حاصل تھی وہ عظیم شخصیت فردوسی تو سی کی تھی کہ جسکا شاہنامہ ایسی اہمیت کا حامل تھا کہ اکبر ۔دشاہ نے ا ۔ معرکے کے دوران ابوالفضل کو لکھا کہ دوران ۔ سوائے شاہنامہ فردوسی کے کسی اور کتاب کو نہ ۔ڑھا جائے اسی طرح یہ حکمران ا ۔ انی ۔دشاہوں کی ما شاھنامہ ۔ڑھنے اور ۔ کے عاشق تھے۔

عبداللہ خان اسحاق زائی احمد شاہ ا ۔ الی کا سپہ سالار تھا جسے فاتح کشمیر کا لقب ۔ جو کشمیر میں اپنی مضبوط حکومت کے قیام کے بعد کابل لوٹ آ ۔ اور عبداللہ خان کو چک کابلی کشمیر میں اس کا جانشین قرار ۔ (۔ ریخ افغا ۔ ن 164/1)چند سال کے بعد ہی وہ "سکھ جیون مل کھتری" سے دشمنی و ۔ و ۔ ل ۔ ۔ آ ۔ اور معاملہ اس حد ۔ ۔ڑھا کہ سکھ جیون 1167ھ میں عبداللہ خان کو چک اور اس کے دو بیٹوں کو قتل کر کے خود کشمیر کا حاکم بن ۔ ۔سکھ جیون نے اپنی صلح پسند اور عادلانہ رویے سے کشمیر کے تمام

Scanned with OKEN Scanner

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے دلوں پ بھی حکمرانی کا آغاز کیا اور خطے کے حالات کو بہتر کیا (غلام علی آزاد "ٔ انہ عامرہ" ص:116-114) وہ علم دو ت، عادل اور تہذ ۔ یفتہ شخصیت کا مالک تھا۔ اس نے "انجمن فارسی شعراء کشمیر" کے م سے ای انجمن تشکیل دی اور لال محمد توفیق جو مولوی توفیق کے م سے معروف تھے ان کو اپنے انجمن کا ملک الشعراء مقرر کیا اور اسی کے حکم کے مطابق محمد توفیق کے علاوہ کچھ اد ء، علما اور فضلاء کا ای َ وہ تشکیل دے کر انہیں اس ت پ مامور کر دی کہ " شاھنامہ کشمیر" کا مقدمہ فراہم کریں۔ یہ انجمن محمد توفیق، محمد علی خان متین، محمد جان بیگ سامی، رحمت اللہ ی مقلب نوی، حسن راجہ اور عبدالوھاب شائق پ مشتمل تھی۔ ان میں سے ہر ای نے اس تصنیف کے ای حصے کی تخلیق کی ذمہ داری قبول کی۔ سکھ جیون کی ہدا۔ پ تمام شعراء ہفتے میں ای ر جمع ہوتے، اپنے اپنے اشعار سناتے اور تصحیح کرتے اور اصلاح کے بعد اسے شاھنامہ کشمیر کے مجموعے کے لئے منتخب کیا جا ۔ اس کے بعد سکھ جیون جو خود ای اد اور ماہر فارسی دان تھا وہ اس کی اصلاح اور اشعار کی غلطیوں کی ھی کر ت کہ اشعار اور متن اپنی بہترین صورت میں منتخب ہوسکیں (محمد توفیق "کلیات محمد توفیق کشمیری،" ص:64)

کھن گشت شاھنامہ ھای قدیم بود زہ مقبول طبع سلیم
ز رخ کشمیر ۔ نظیر زھر واقعہ کان بود ۔
سخنور پناھا بفرمان تو بنظم آی این درشان تو
ھمچو فردوسی پ کدین کہ شاھنامہ گویم بلفظ متین

شاھنامہ کشمیر جو شاھنامہ فردوسی کی تقلید اور پیروی میں لکھا ی۔ کشمیر کی رخ اور اس

Scanned with OKEN Scanner

کے حکمرانوں کی ز گی اور احوال پ مشتمل تھا۔اس منظومے کو بے اور کامل صورت میں تخلیق کرنے کے لئے مذکورہ لاشعراء میں سے ہر ا اس اد مورخ اور شاعر کی اور مشورہ سے اپنے اشعار کی تصیح کرتے تھے۔

اس دور کے معروف اد ،شاعر اور ں مورخین شاھنامہ کشمیر کی تخلیق میں پوری تن دھن سے مصروف ہو گئے۔1170ھ/1762ء میں سکھ جیون مل احمد شاہ ا الی کے سپہ سالار نورالدین خان زائی کے ہاتھوں فتار ہوا۔اور مذکورہ شعرا کی انجمن ین حملے کے کالعدم قرار ئی اور شاھنامہ کشمیر کا وہ حصہ جو لکھا جا چکا تھا اس میں سے ز دہ حصہ ضائع ہو ۔خوش قسمتی سیاس شاہنامہ کا مختصر حصہ "ر ض الاسلام" جو عبدالوہاب شایق نے لکھا تھا جو کشمیر کے مقامی علماء،فضلا اور صوفیاء کی ز گی،تہذ وتمدن پ مشتمل تھا د زمانہ سے بچ ۔اس شاھنامے کا ا اور بخش جو مولوی محمد توفیق کے ز رت مملکت کشمیر کے احوال پ تھا اس کا بھی ا مختصر سا حصہ محفوظ رہ ۔ (رالدین احمد "ادبیات فارسی در پ کستان،"ص:853)

؎ شیخ محمد توفیق 1108 / 1694م میں کشمیر میں پیدا ہوا اور 1201ھ/1875م میں وہیں وفات پ گئے (آرزو " کرہ مجمع النفالیس"،ص:1266) وہ معنی بندی اور مضامین کی تخلیق میں اپنی مثال آپ ر تھے اور خود ان کے بقول مثنوی،غزل اور قصا سرائی میں اپنے دور میں نہ روزگار تھے۔ توفیق نے راجہ جیون مل کی مدحیہ سرائی بھی کی اور اس دور پ مدحیہ قصا بھی لکھے۔(راشدی " تکملہ کرہ شعرای کشمیر"،ص:1170)

شاھنامہ کشمیر کے دوسرے شاعر م الدین کا فرز محمد علی خان متین کشمیری

1131ھ/1618م میں کشمیر جیسے . ٠ - نظیر علاقے میں پیدا ہوا۔ وہ ا یـ عرصے-
٠ ٫ . صوبہ دار کی حیثیت سے بھی ذمہ دار یـ ں سنبھالتے رہے۔ ان میں شعر گوئی کی بہترین صلاحیتیں موجود تھی۔ (افتخار، سید عبدالوہاب "-٠ کرہ بینظیر"، ص:113)
ان کی ذمہ داری کشمیر کے حوالے سے - ریخ کی معلومات فراہمی تھی۔ معروف محقق ڈاکٹر رالدین احمد کے مطابق متین ان سات شعراء میں سے ہے جس کو راجہ جیون نے کشمیر کی مستند - ریخ لکھنے کے لئے منتخب کیا لیکن اس کے تحر یـ کردہ شاھنامے کے اشعار آج ہماری دسترس میں نہیں۔ متین ۱۱۷۷ھ/۱۷۶۵م میں سری نگر کشمیر میں وفات پ گئے۔ (صفا" - ریخ ادبیات فارسی درا یـ ان"، ص:583-584)
راجہ سکھ جیون نے عبدالوھاب شایق کو بھی شاھنامہ لکھنے کے لئے منتخب کیا تھا اور اس کے ہر شعر کے . لے ا یـ روپیہ کا ا م متعین کیا تھا (سند ی "مخزن الغرا یـ . "، 2/1043)۔ وہ ا یـ زمیندار کے گھرانے سے تعلق ر - تھے۔ شاہنامہ لکھنے کی ذمہ داری ملنے کے بعد سری نگر گئے اور وہاں اس کے ا یـ حصے کو تحر یـ کرنے کے لئے ہمہ وقت مصروف رہتے یہاں - کہ اس کے چار ہزار اشعار کہہ ڈالے۔ اس وقت - جیون مل قتل ہو چکا تھا۔ پس شائق نے اس حصے کا ٠ م ر یـ ض الاسلام رکھا جو چار جلدوں پ مشتمل تھا۔ ر یـ ض الاسلام "صوفیاء، اولیاء اور کشمیری سیّدوں سے متعلق تھا لیکن افسوس کہ آج اس مثنوی کی صرف دو جلدیں خطی نسخے کی صورت میں موجود ہیں۔ جو کشمیر کے صوفیاء کے احوال و آ ٭ ر کی تفصیلات کی وجہ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ نسخے کی ابتدائی صفحات جو بصورت مقدمہ منثور تھے وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ صفحہ 25 کے ابتدائی اشعار درج ذیل ہیں:۔

هم از ریشیان سعادت ن   هم از عالمان عمل افتران
زشاهان تتقر۔ سازم بیان   که -ریخ کشمیر ۔ بم عیان
که این رکن اوّل به آ۔ رسید   دوم رکن از ریشیان سعید
ازین پس سیوم رکن سازم رقم   ۔ ا۔ تو توفیق بخش ازکرم
کہ این۔ مہ ما۔ زمن روزگار   که ذکر ازاولیای کبار
چہ میگفتم و درچہ ۔ داختم   کجا بود او هم کجا ۔فتم
ازان شیخ دین صرفی ۔کمال   کنم ختم این قصه خوش مقال
خلیفه ازان شیخ عرشان شعار   بکشمیر بود۔ ۔ می چهار
بهر ۔ خلیفه بوجه الم   .کن چهارم یم رقم
چو از ریشیان می شوم مدح خوان   ز مخدوم حمزه ئیم بیان
ز رکن سیوم۔ زه آرم کلام   کنون مختصر ساختم و سلام

(م۔م مسعودی "۔ ریخ ادبیات فارسی کشمیر "ص:21)

دوسرے رُکن کے اہم مطا ۔ درج ذیل ہیں:۔

کشمیر کی۔ ریخ، جغرافیہ کشمیر، ۔ ۔ نظیر وادی کے خوبصورت قدرتی مناظر، ہندوستان اور کشمیر کے راستوں کی تفصیلات، پہاڑوں کی تعداد اوران کے ۔ م، اولیاء ۔رگ اور علماء کرام، کشمیر میں اسلام کی اشا ۔ ، اولیاء کی کرامات کا بیان، کشمیر کے شعراء اور علما وغیرہ۔ مثنوی کا دوسرا رُکن کشمیر میں اسلام کے ر کی ابتدا (727ھ/1326م) ء سے ہو۔ ہے۔ اس حصے میں شعراء نے کشمیر میں ر اسلام سے لے کر یہاں ۔ مسکون علماء، شعراء، سلاطین اور اہم تمام شخصیات کا ذکر کیا

Scanned with OKEN Scanner

ہے۔حتیٰ کہ یہاں جن صوفیاء کرام کی قبور ہیں ان کے ذکر سے بھی شاعر نے اپنے کلام کومزین کیا ہے۔(م۔م مسعودی" ۔ رنخ ادبیات فارسی کشمیر"،ص:59) شائق نے مثنوی کی ابتداء ۔ ا کی حمد وثناء اور رسول اکرمؐ سے کی۔اس نے رسول پ کؐ کے معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کشمیر میں اسلام کے رکی۔ رنخ کوتفصیلا بیان کیا ہے۔اولیاء کشمیر مثلاً حضرت شرف الدین بلبل، حضرت امیر کبیر، میر سید علی ھمدانی اوران کے محبوب۔ ین دو ۔ اور خلفاء حضرت شیخ یعقوب صرفی، حضرت . . داد خاکی، حضرت حبیب جی نوشہری اور دوسرے اولیا کے ۔رے میں بھی تفصیلات بیان کی ہیں۔مثنوی میں ضرورت کے مطابق ی صورت میں حکایت بھی رقم کی گئی ہیں۔مثال کے طور پ ا۔ شخص کے قاتل سیف الدین کا قصہ یوں بیان کیا ہے:۔
۔دشاہ نے اپنی عقلمندی سے اس امر کا ادراک کیا کہ قاتل جھوٹ بول رہا ہے۔قاتل کو بلا۔ اوراس سے کہا اس آدمی کو کیوں قتل کیا؟ اس نے انکار کیا اور خوف کے . . بلاوجہ بولتا رہا یہاں۔ کہ اس کی کمر سے بندھا چاقو ۔ ۔ اس آدمی نے کہا میں نے دعوت کے لئے اس چاقو سے اپنے گھر میں مرغی ذبح کی تھی۔ ۔دشاہ نے کسی کو اس کے گھر بھیجا انہوں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ نہ اس کے گھر دعوت تھی نہ اس نے کوئی مرغی ذبح کی تھی۔(م۔م مسعودی" ۔ رنخ ادبیات کشمیر"،ص23)
شائق فردوسی طوسی کی ما بیان میں روانی اور کلام میں سلا ۔ کا قائل تھا وہ انہی نکات کومد ر ۔ ہوئے غازی خان اور میرزا معالی کے درمیان ۔ کے واقعات کو یوں بیان کرتے ہے:۔

ملک شمس راداروی پیش کرد مداوای زخم دل ریش کرد

بیار ا -لشکر پی کارزار زرَ بیا ن فزون درشار
نہ لشکر کہ طوفان بی داد بود ز سر - قدم کوہ فولاد بود
زھر قوم ھمراہ فوج فوج چو دری ی جوشندہ آمد بہ موج

مرزا سامی بیگ ۔خشی کا ﮯ میرزا محمد جان بیگ سر زمین کشمیر کا مشہور شاعر تھا۔ (فہرستوارہ کتابہای فارسی،3/1828)۔سامی کی سکھ جیون لال سے قات کے ۔رے میں یہ مشہور ہے کہ ا دن سکھ جیون نے حافظ شیرازی کی غزل" آپ کے درخشاں چہرے سے چمکدار حسین چا کی روشنی" کا جواب اپنے در ری شاعروں سے طلب کیا۔اَ چہ اس وقت - سامی کو وجود ہزار کوشش سکھ جیون سے شرف قات نصیب نہیں ہوا تھا لیکن ۔ سکھ جیون نے اپنے در ری شعراء سے جواب شعر حافظ طلب کیا تو سامی نے بھی اسکو اپنی جا ۔ سی در ر کے ہر ہی سے جواب بھیجا۔

سامی شرم وحیا کہ وجہ سے دروازے کے ہر کھڑا ہے وہ لوٹ جائے یا ر آ جائے
آپ کا کیا حکم ہے۔

اس کا منظوم جواب سن کر سکھ جیون اس سے متا ہوئے بغیر نہ رہ سکا اس نے اس سے بلا ا یا اور اپنے در ری شعراء میں شامل کیا(پیرغلام حسن کھو ی "- ریخ حسن "،ص:141)سکھ جیون نے کشمیر کی - ریخ لکھوانے کے لیے سامی سمیت سات شعرا کو منتخب کیا تھا اور ھرا ی کوا حصے کا مسول بنا یا تھا لیکن جہاں- سامی کی ت ہے اس نے تن تنہا ھزار شعر کہے(آفتاب رای لکھنوی "ر ض العارفین "1/298)
کشمیر میں ادبیات کے مصنف عبدالقادر سروری لکھتے ہیں .سامی کی رزمیہ کا ا حصہ

Scanned with OKEN Scanner

ر چ لائبر یری سری نگر میں ہے۔اورقوی امکان ہے کہ تصنیف شاہنامہ کشمیر کا حصہ ہے اور وہاں کے حکمرانوں کے بارے میں بلبلیتہ دت.کے م سے لکھی گی ہے۔اور اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حصہ ھندو بادشاہوں کے دور کی ریخ تھی۔

(عبدالقادر سروری:" ریخ ادبیات فارسی در کشمیر،ص:۹)

وہ شاہ عالم دوم گورگانی کے دور کی سرگذشت ،شاہنامہ فردوسی کی طرز پر لکھنے مین مشغول تھے کہ زندگی نے ان کا ساتھ نہ دیا۔

رحمت اللہ بڈی متخلص بہ نوید کے بارے میں زیدہ معلومات ہماری دسترس میں نہیں ہیں۔سوائے اس کے کہ وہ سکھ جیون کے مقربین میں سے تھے اور" شاعر ھمشیہ " کے عنوان سے راجہ کی ھر محفل میں موجود ھوتے۔اسی بناء پر راجہ سکھ جیون نے نوید کو بھی شاہنامہ کشمیر لکھنے والے سات شاعروں میں شامل کردیا تھا۔لیکن جو شاہنامہ دست برد زمانہ سے محفوظ رہا اس میں اس کے اشعار موجود نہیں ہے۔

صاحب کلیات محمد توفیق شاہنامہ کشمیر کے ایک اور شاعر محمد راجہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "راجہ کا شمار بھی ان سات شعراء میں ہوتا ہے جنھیں شاہنامہ کشمیر لکھنے کے لیے منتخب کیا گیا تھا اور بہترین شعر کہنے کی وجہ سے اس کا شمار کشمیر کے معروف شعراء میں ہوتا تھا لیکن اب ان کا ایک بھی شعر موجود نہیں اور موجودہ تذکروں میں بھی ان کا کوئی ذکر موجود نہیں۔(محمد توفیق" کلیات محمد توفیق کشمیری"،ص:39)

حسن راجہ کے بارے میں سید حسام الدین راشدی لکھتے ہیں:" حسن راجا کشمیری (م1175ھ)سکھ جیون کے دربار سے وابستہ تھے اور منظوم تاریخ لکھنے میں محمد توفیق،عبدالوھاب شایق،محمد جان بیگ سامی، رحمت اللہ نوید کے رفیق تھے۔

راجہ سکھ جیون کے قتل کی وجہ سے وہ ۔ ریخ مکمل نہ ہو سکی۔"(راشدی" تکملہ : کرہ شعرای کشمیر"،ص:3210)

شاعر الوھاب شائق نے شاھنامہ کشمیر کے حصے "ر ِض الاسلام" میں سکھ جیون کی ادب پ وری اور علم دوستی پ ا ِ مختصر مثنوی لکھی جس کا آغاز اس طرح ہو ۔ ہے:۔

ھنر مند رادرجھان طا ِ ا ۔ ِ ھل سخن بیش ۔ راغب ا ۔

ان شد از وقسمت شاعران ِ بسنجد بمیزان زر آسمان

مراھم از وچشم بخشایش ا ۔ ِ بہ مدحش سرز ِ ۔ وآرایش ا ۔

چو طبعم بمدحش روان می شود ِ فسانہ ز من داستان می شود

ز لطف شکنم شمہرابی بیان ِ کہ روزی یزمش شدم شعرخوان

سخن درمیان آمد از مثنوی ِ ز می، دَ خسروی

شد از لطف آن راجھنکتہ دان ِ یمن از ِ لعل گوھر ن

کہ خواھم زا عجو بہروزگار ِ بما ٔ ز ما ٔ مہیادگار

بودز ٔ ہ ٔ م ھمہ از سخن ِ دھد پ خ کام ہمہ از سخن

شاھنامہ کشمیر کا متن پ ڑھ کر معلوم ہو ۔ ہے کہ یہ سات شخصیات ادبیات فارسی میں کمال کی مہارت ر ۔ تھیں اور انہیں نہ صرف ا ِ انی شعراء کے احوال و آ ٔ ر پ مکمل دسترس حاصل تھی بلکہ ان کے علم و فن سے بہت متا ٔ تھیں ۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنے علمی مقام اور کلام کو حکیم طوسی سے ارزاں سمجھتے ہیں۔

کھن گشت شاھنامہ ھای قدیم ِ بود ۔ زہ مقبول طبع سلیم

Scanned with OKEN Scanner

ز ۔ رنخ کشمیر ۔ ۔ نظیر   بنظم آ ۔ این   درشان تو

ھمچو فردوسی پ کدین   کہ شاھنامہ گویم بلفظ متین

مرا رتبہ آن سخنور کجا ا ۔   بمیزان او گنج گوھر کرا ۔

ولی ھمتَ بود ۔ ر من   بہ شہنامہ   رسد کار من

ان علماء کے کلام سے کسب فیض کے بعد ہم یہ دعوی کرنے میں حق بجا ۔ ہیں کہ اَ چہ شاہنامہ کشمیر اپنی مکمل صورت میں ہم ۔ نہیں پہنچا لیکن ان کے محفوظ کلام کو پڑھنے کے بعد اس امر کا ۔ ازہ لگا ۔ جا سکتا ہے کہ ان شعراء نے اپنے تمام ۔ علم و فضل و کرامت کو استعمال کرتے ہوئے راجہ سکھ جیون کے حکم پ ا ۔ ایسا شاہنامہ تخلیق کیا جو اپنی ۔ ر اہمیت کے ۔ ۔ کشمیر کی ۔ رنخ میں ہمیشہ اہم سمجھا جا ۔ رہے گا۔

Scanned with OKEN Scanner

منابع:

☆آرزو، سراج الدین علی خان "مجمع النفائس" بکوشش دکتر زیب النساء خان، مر تحقیقات فارسی ا یان و پ کستان، اسلام آ. د بی۔

آفتاب اصغر "ارمغان کشمیر" خانہ فرھنگ ج۔ا۔ا یان لاھور 1992م

آفتاب اصغر "۔ ریخ نویسی فارسی در ھند و پ کستان" خانہ فرھنگ ج:اا یان، لاھور 1364ش

آفتاب رای لکھنوی "ریض العارفین" بتصحیح سید حسام الدین راشدی، ج:ا، مر تحقیقات فارسی ا یان و پ کستان، 1982ش

افتخار، سید عبدالوہاب "۔ کرہ بینظیر" الہ آ. د، 1930م

بہار، محمد تقی "سبک شناسی" ج:3، امیر کبیر، تہران 1370ش

پیر غلام حسن کھو ی "۔ ریخ حسن" سری نگر ھند 1950م

تفصیلی، محمود "روابط ھند وا یان" تہران 1938ش

راشدی، حسام الدین "تکملہ۔ کرہ شعرای کشمیر" ج:4 لاھور 1938م

سند ی، شیخ احمد علی خان ہاشمی "۔ کرہ مخزن الغرائ " ج:2، مر تحقیقات فارسی ا یان و پ کستان، اسلام آ. د، 1992م

صفا، ذ اللہ "۔ ریخ ادبیات فارسی در ا یان" ج:3، تہران

طاھرہ صدیقی "داستانسرای فارسی در شبہ قارہ در دورہ تیمور ین"، مر تحقیقات فارسی

Scanned with OKEN Scanner

ا یران و پ کستان، اسلام آ بـ د، 1999م

رالدین احمد "پ کستان میں فارسی ادب" ـ ترجمہ ڈاکٹر شریف ج :ا، پژوهشگاه علوم ا نی ومطالعات فرهنگی، تهران 1385ش

عبدالقادر سروری "ـ رنخ ادبیات فارسی در کشمیر" (اردو) ـ اهتمام مجلس تحقیقات اردو، سری نگر (هند)، 1968م

غلام علی آزاد، میر "ـ انہ عامرہ" کا ر 1297ق

گ ل "ـ ـ ـ ه ای از پ رسی سرا یـ ن کشمیر" ا ـ رات انجمن ا یـ ان و هند، تهران، 1342ش

محمد اسمعیل ریحان، مولا ـ "ـ رنخ افغا ـ ن" ج :ا، کراچی 2013م

محموده هاشمی "تحول فارسی در شبه قاره" مر ـ تحقیقات فارسی ا یـ ان و پ کستان ـ اسلام آ بـ د 1992م

محمد توفیق "کلیات محمد توفیق کشمیری ـ تصحیح ومقدمہ محمد وصی اختر، اداره تحقیقات عربی و فارسی، پٹنہ (هند) 1989م

م ـ م ـ مسعودی "ـ رنخ ادبیات فارسی کشمیر" (اردو) بی ـ

☆☆☆

Scanned with OKEN Scanner